سوال

نمازی کے سترہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فَاِنِّی قَدْ سَئَلْتُکَ حِیْنَمَا زُرْتُکَ قَبْلَ شَھْرٍ عَنْ حُکْمِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّی ھَلْ ھِیَ وَاجِبَةٌ اَمْ مُسْتَحَبَّةٌ وَعَنْ حُکْمِ نَصْبِھَا فِی دَاخِلِ الْمَسْجِدِ اَمَامَ الْمُصَلِّیْنَ فَقَدْ اَرْشَدْتَنِیْ اِلٰی رِوَایَةِ مُسْنَدِ الْبَزَّارِ الَّتِیْ ذَکَرَھَا الْحَافِظُ فِی الْفَتْحِ مُشِیْرًا اِلٰی اَنَّھَا لَمْ تَکُنْ اَمَامَ النَّبِیِّ ﷺ کَمَا قَالَ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَعُلِمَ اَنَّھَا مُسْتَحَبَّةٌ وَلٰکِنَّ صَاحِبَ الْمِرْعَاةِ اَجَابَ عَنْ حَدِیْثِ الْبَزَّارِ بِقَوْلِہٖ : ''لَیْسَ الْمُرَادُ فِیْھَا نَفْیَ السُّتْرَةِ مُطْلَقًا بَلْ اَرَادَ نَفْیَ السُّتْرَةِ الَّتِیْ تَحُوْلُ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَہٗ کَالْجِدَارِ الْمُرْتَفِعِ الَّذِیْ یَمْنَعُ الرُّؤْیَةَ۔ وَقَدْ صَرَّحَ بِمِثْلِ ھٰذَا الْعِرَاقِیْ'' اِنْتَھٰی۔ فَھَلْ قَوْلُ صَاحِبِ الْمِرْعَاةِ وَالْعِرَاقِیْ صَحِیْحٌ جَدِیْرٌ بِالْقُبُوْلِ اَمْ لَا ؟ وَقَدْ مَالَ الْکِرْمَانِیُّ وَالْعَیْنِیُّ اِلٰی اَنَّ غَیْرَ۔ صِفَةٌ لِمَوْصُوْفٍ مَحْذُوْفٍ لِیُطَابِقَ الْحَدِیْثُ تَبْوِیْبَ الْبُخَارِیْ فَھَلْ قَوْلُھُمَا صَحِیْحٌ ؟

وَاَیْضًا ھَلْ ثَبَتَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ الصَّحَابَةَ کَانُوْا یَرْکُزُوْنَ اَمَامَھُمُ السُّتَرَ فِیْ دَاخِلِ الْمَسَاجِدِ مُھْتَمِّیْنَ بِہٖ یَمْنُوْا تُوْجَرُوْا عِنْدَا

''میں نے ایک ماہ قبل جب آپ سے ملاقات کی تھی تو آپ سے نمازی کے سترہ کے حکم کے متعلق سوال کیا تھا کہ کیا وہ واجب ہے یا مستحب ہے ۔ اور نمازیوں کے آگے مسجد کے اندر اس کو نصب کرنے کا حکم پوچھا تھا تو آپ نے مسند بزار کی روایت کی طرف میری راہنمائی فرمائی تھی وہ روایت جس کو حافظ نے فتح میں ذکر کیا ہے اشارہ کرتے ہوئے کہ وہ نبی ﷺ کے سامنے نہیں تھا جس طرح شافعی اور بیہقی نے کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں پس معلوم ہوا کہ سترہ مستحب ہے لیکن صاحب مرعاۃ نے اپنے اس قول کے ساتھ بزار کی حدیث کا جواب دیا ہے اس میں مطلقاً سترہ کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ اس نے اس سترہ کی نفی مراد لی ہے جو ان کے درمیان اور آپ ﷺ کے درمیان ہو اور وہ بلند دیوار کی طرح ہو جو کہ دیکھنے کو مانع ہو اور اسی کی مثل عراقی نے صراحت کی ہے تو کیا صاحب مرعاۃ اور عراقی کا قول صحیح ہے قابل قبول ہے یا نہیں اور کرمانی اور عینی اس طرف مائل ہوئے ہیں کہ لفظ غیر موصوف محذوف کی صفت ہے تاکہ حدیث تبویب بخاری کے مطابق ہو جائے تو کیا ان دونوں کا قول صحیح ہے اور اسی طرح کیا حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما مساجد کے اندر اپنے سامنے اہتمام سے سترہ لگایا کرتے تھے''؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اَلْاَوَّلُ : عَنْ قَوْلِ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ : لَیْسَ الْمُرَادُ فِیْھَا نَفْیَ السُّتْرَةِ مُطْلَقًا ، بَلْ اَرَادَ نَفْیَ السُّتْرَةِ الخ ھَلْ ھُوَ صَحِیْحٌ جَدِیْرٌ بِالْقُبُوْلِ ؟ الخ

اَلثَّانِیْ : عَنِ الصَّحَابَةِ ھَلْ کَانُوْا یَرْکُزُوْنَ اَمَامَھُمُ السُّتَرَ فِیْ دَاخِلِ الْمَسَاجِدِ ؟

وَالْجَوَابُ کَمَا یَأْتِیْ بَعْدُ بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَعَوْنِہٖ ۔

(1) لَیسَ بِصَحِیحٍ، وَلاجَدِیرٍ بِالقَبُولِ إِذلادَلِیلَ عَلَیہِ، وَتبوِیبُ البُخَارِیّ، وَمیلَانُ الکَرمَانِي وَالعَینِيّ إِلَی مَامَالاإِلَیہِ لَیسَا مِنَ الأَدِلَّۃِ فِي شَیئٍ، وَقَولُ بَعضِھِم: فَإِنَّ التَّعَرُّضَ لِنَفیِ الجِدَارِ خَاصَّۃً یَدُلُّ عَلَی أَنَّہ کَانَ ہُنَاکَ شَیئٌ مُغَایِرٌ لِلجِدَارِ الخ مِن بَابِ الاِستِدلَالِ بِمَفھُومِ اللَّقَبِ، وَلَیسَ بِحُجَّۃٍ بِالاِتِّفَاقِ، وَانظُر لِذٰلِکَ إِرشَادَ الفُحُولِ۔

ہٰذَا وَقَالَ ابنُ أَبِي شَیبَۃَ فِي مُصَنَّفِہِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ عَن حَجَّاجٍ عَنِ الحَکَمِ عَن یَحیَی بنِ الجَزَّارِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلّٰی رَسُولُ ا ﷺ فِي فَضَاءٍ لَیسَ بَینَ یَدَیہِ شَیئٌ۔ (۱/۲۷۸) وَہُوَ أَیضًا دَلِیلُ عَدَمِ وُجُوبِ السُّترَۃِ۔

(2) کَانَ کِبَارُ أَصحَابِ النَّبِيِّ ﷺ یَبتَدِرُونَ السَّوَارِیَ، وَفِي النُّسخَۃِ المَطبُوعَۃِ لِلمُصَنَّفِ لِابنِ أَبِي شَیبَۃَ: حَدَّثَنَا عِیسٰی بنُ یُونُسَ عَنِ الأَوزَاعِيِّ عَن یَحیَی بنِ أَبِي کَثِیرٍ قَالَ: رَأَیتُ أَنَسَ بنَ مَالِکٍ فِي المَسجِدِ الحَرَامِ قَد نَصَبَ عَصًا یُصَلِّي إِلَیہَا۔ (۱/۲۷۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَکرٍ قَالَ: نَا وَکِیعٌ عَن ہِشَامِ بنِ الغَازِ عَن نَافِعٍ قَالَ: کَانَ ابنُ عُمَرَ إِذَا لَم یَجِد سَبِیلًا إِلٰی سَارِیَۃٍ مِن سَوَارِي المَسجِدِ قَالَ لِي: وَلِّنِي ظَہرَکَ۔ (۱/۲۷۹)

و: حَدَّثَنَا عَبدُ الوَہَّابِ الثَّقَفِيُّ عَن عُبَیدِ ا عَن نَافِعٍ أَنَّ ابنَ عُمَرَ کَانَ یُقعِدُ رَجُلًا، فَیُصَلِّي خَلفَہُ وَالنَّاسُ یَمُرُّونَ بَینَ یَدَي ذٰلِکَ الرَّجُلِ۔ (۱/۲۸۰)

ہٰذَا وَأَحَادِیثُ السُّترَۃِ المَرفُوعَۃِ، وَالنَّاہِیَۃُ عَنِ المُرُورِ بَینَ یَدَيِ المُصَلِّي لَم تُفَرِّق بَینَ المَسجِدِ وَغَیرِہِ، وَا أَعلَمُ

آپ نے مجھ سے دوچیزوں کا سوال کیا ہے۔

اولاً: بعض اہل علم کے قول کے متعلق کہ اس میں مطلق سترہ کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ اس نے اس سترہ کی نفی مرادلی ہے الخ کیا وہ صحیح ہے قابل قبول ہے؟

الثانی: آپ نے صحابہ کے متعلق پوچھا ہے کہ وہ مساجد کے اندر اپنے سامنے سترہ لگاتے تھے؟ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق اور مدد سے جواب آ رہا ہے۔

(۱) صحیح نہیں ہے اور نہ ہی قابل قبول ہے اس لیے کہ اسکی دلیل نہیں ہے اور بخاری کا باب قائم کرنا اور کرمانی اور عینی کا میلان جس طرف وہ دونوں مائل ہوئے ہیں دلیل نہیں بنتے اور ان کے بعض کا کہنا کہ خاص طور پر دیوار کی نفی کرنا اس چیز کی دلیل ہے کہ وہاں دیوار کے علاوہ کوئی چیز تھی۔ تو اس دلیل کا تعلق مفہوم لقب سے ہے اور یہ بالاتفاق حجت نہیں ہے اس کے لیے ارشاد الفحول دیکھو۔

اور ابن ابی شیبہ نے کہا اپنے ''مصنف'' (۱/۲۷۸) میں ہم کو ابو معاویہ نے بیان کیا وہ حجاج سے بیان کرتے ہیں وہ حکم سے وہ یحییٰ بن جزار سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس نے کہا نبی ﷺ نے کھلی جگہ میں نماز پڑھی آپ کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔ اور یہ بھی سترہ کے واجب نہ ہونے کی دلیل ہے۔

(۲) نبی ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما ستونوں کے لیے جلدی کرتے مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۲۷۷) کے ایک مطبوعہ نسخہ میں ہے ''ہم کو عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا وہ اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کرتے ہیں اس نے کہا میں نے انس بن مالک کو مسجد حرام میں دیکھا اس نے ایک لاٹھی کو گاڑھا ہوا تھا اس کی طرف نماز پڑھ رہا تھا''۔

اور (امام ابن ابی شیبہ) فرماتے ہیں کہ ہم کو ابو بکر نے بیان کیا اس نے کہا ہم کو وکیع نے حدیث سنائی وہ ہشام بن غاز سے وہ نافع سے بیان کرتے ہیں اس نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے جب مسجد کے کسی ستون کو نہ پاتے تو مجھے فرماتے میری طرف اپنی پیٹھ کر لے۔

اور (امام ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں) ہم کو عبدالوہاب الثقفی نے بیان کیا وہ عبیداللہ سے وہ نافع سے بیان کرتے ہیں بے شک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کو بٹھاتے پس اس کے پیچھے نماز پڑھتے اور لوگ اس آدمی کے آگے سے گزرتے۔

یہ احادیث اور تمام سترہ کی مرفوع احادیث نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت میں مسجد اور مسجد کے باہر کوئی فرق نہیں کرتیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

ستره کا بیان ج1ص123